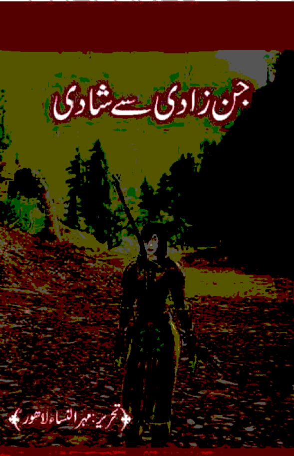
جن زادی سے شادی
تحریر: مہرالنساء لاہور

آج رات میرے لئے اذیتوں میں لپٹی ہوئی رات تھی اس کا ایک ایک لمحہ زہریلی ناگن بنے مجھے ڈسنے میں محو تھا ہر کروٹ پر دل خراش ٹیسیں ابھرتی محسوس ہو رہی تھیں سگریٹوں پر سگریٹ سلگائے اپنی سانسوں کو دھوئیں کی نظر کر رہا تھا کمرے میں بکھرے سگریٹوں کے ٹکڑے اس بات کی غمازی کرتے تھے کہ میرا ایک پل بھی سکون کی نذر نہ ہوا تھا بے سکونی اور بیتابی تھی میں نے آج اس کی آنکھوں میں چمکتے ہوئے آنسو دیکھے تھے اس کے چہرے کو افسردگیوں میں ڈوبا ہوا پایا تھا لبوں پر مسکراہٹ کی جگہ طویل خاموشی تھی وہ چند لمحوں کے لئے میرے سامنے آئی تھی.........وہ چند لمحوں کے لئے میرے پاس آئی تھی اور چلی گئی تھی.........اس کی یہ حالت کیوں تھی۔

.........اسے کون سا غم اور دکھ تھا وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن کہہ نہ پائی تھی غمزدہ چہرے سے واپس لوٹ گئی تھی اس کا اداسیوں

میں بھرا دکھوں میں بھیگا چہرہ بار بار میری بیتابی میں اضافہ کرتا چلا جا رہا تھا اس کے مسکراتے ہوئے لبوں پر دکھ کیوں تھا نکھرے اور گلاب کی مانند چہرے پر غم کیوں تھا.........میں نے کلاک پر نظر ڈالی رات کا ایک بجے والا تھا رات کا پچھلا پہر شروع ہو چکا تھا اف خدایا میں کیا کروں لیٹا رہوں یا اس کے پاس جاؤں اسے میری ضرورت ہے۔ وہ مجھے کچھ کہنے آئی تھی لیکن کچھ کہے بغیر ہی چلی گئی ہے۔ اسے کون سا دکھ ہے وہ پریشان کیوں ہے مجھے اسی وقت اس سے ملنا چاہیے اسے پوچھنا چاہیے کہ وہ اس قدر اداس اور غمگین کیوں ہے ہاں مجھے جانا چاہیے اس کے پاس۔ دور بہت دور گاؤں سے باہر مجھے اس اداسی کا سبب پوچھنا ہوگا ہاں مجھے پوچھنا ہوگا۔ یہی سوچ کر میں بستر سے اٹھ کھڑا ہوا.........الماری کھولی اپنی ٹارچ پکڑی اور آہستہ سے دروازہ کی کنڈی کھول کر کمرے سے باہر نکل گیا.........گھر

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

والے خرگوشی خواب میں مست تھے وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ میں گھر میں کیا کر رہا ہوں اس کا بیٹا کس اذیت و کرب میں مبتلا ہے اس کی آنکھوں سے نیند کیوں غائب ہے؟.........یہ صرف میں جانتا تھا.........بیرونی دروازہ کھولتے ہی میں نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹارچ روشن کر دی اور اندھیری گلیوں میں روشنی کرتے ہوئے آگے بڑھتا جانے لگا میرا رخ سحرش کے گھر کی جانب تھا جو قبرستان سے دوسری جانب تھا آج پہلا موقع تھا کہ رات کی سیاہ تاریکی میں میں قبرستان سے گزرتے ہوئے اس کے گھر کی جانب بڑھتا جا رہا تھا ....چند لمحوں کو تو قبرستان سے خوف و ڈر محسوس ہوا لیکن محبوب کے اداس و پریشان چہرے تے اس کی گری حالت نے اس خوف کو ختم کر دیا تھا.........چلتے چلتے میں اس کے گھر تک جا پہنچا.........گھر میں جھانک تاک کر کے اسے ڈھونڈنے لگا وہ

کہیں دکھائی نہ دی یا خدایا وہ دکھائی کیوں نہیں دے رہی؟ شاید سو رہی ہے ہاں وہ سو رہی ہو گی.........یہ سوچ میرے دماغ میں ابھری.........تبھی اس کا گھر تاریکیوں میں ڈوبا ہوا ہے اگر وہ سوئی نہ ہوتی تو یقیناً اس کے گھر میں روشنی ہوتی پورے گھر میں نہ سہی کم از کم گھر کے کسی کونے میں روشنی دیکھنے کو ضرور ملتی لیکن وہاں مکمل سکوت تھا کئی لمحات تک میں اسکی دیوار کے ساتھ کھڑا اندر جھانکتا رہا پھر واپس مڑنے لگا تو میری نظر اوپر چھت پر جا رکیں.........وہ چھت کی منڈیر پر ایک کونے میں اداس اور پریشان بیٹھی دکھائی دی میں نے اسے پہچان لیا تھا اور اپنی ٹارچ کی روشنی اس پر ٹھہرا دی وہ ذرا بھی خوفزدہ نہ ہوئی نہ ہی ڈری.........وہ ہمت والی اور مضبوط دل کی مالک تھی راحت اوپر آ جائیں.........اس کی زبانی اپنا نام سن کر میں حیرتوں میں ڈوبتا چلا گیا.........سیاہ اندھیرے میں اسے کیسے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

پتہ چل گیا تھا کہ گلی میں کھڑا انسان میں ہی ہوں لیکن اس سوچ کو زیادہ دیر تک اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیا کیونکہ جس طرح میں نے اسے اندھیرے میں پہچان لیا تھا شاید اس نے بھی مجھے پہچان لیا ہو گا لیکن مجھے اس کے باپ کا خوف تھا اسے دیکھا نہ تھا میں نے سنا تھا کہ بہت سخت طبیعت کا مالک ہے کسی غیر انسان کو اپنے گھر کے آس پاس دیکھ کر ہنگامہ کھڑا کر دیتا تھا آ جائیں جناب جس بات کا آپ کو خوف و ڈر ہے وہ گھر نہیں ہیں ک.........کیا..........میں چونکا........ پر کیسے ہو سکتا ہے کہ اس نے میری سوچ کو پڑھ لیا ہو........حیرت کا ایک شدید جھٹکا تھا جس نے مجھے چند لمحوں کو نہ صرف ساکت کر دیا تھا بلکہ ہزاروں وسوسات میں ڈال دیا........اب کی بار اس کی آواز سنائی نہ دی بلکہ وہ ہی ڈگمگاتے قدموں کے ساتھ نیچے اترتی چلی آئی گاؤں سے یہاں تک چلے آئے لیکن اندر آنے سے خوفزدہ ہو اس

نے میرے قریب آتے ہوئے یہ فقرہ کہا تو میں حیرت زدہ پھیکی سی مسکراہٹ مسکرا دیا..........

اور کہا سحرش تم جانتی ہو کہ میں کمزور دل کا نہیں بلکہ مضبوط اعصاب کا مالک ہوں.........جانتی ہوں...........اس نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا اسکا چہرہ ویسے ہی افسردگیوں میں ڈوبا ہوا تھا تمہیں کیا ہوا ہے تمہارا چہرہ کیوں اترا ہے رنگت کیوں زرد ہے اور لبوں پر مسکراہٹ مرجھا سی گئی ہے میں نے وہ الفاظ کہہ دیئے جنہوں نے مجھے گھر سے یہاں تک پہنچنے میں بے چین کر رکھا تھا میری بات پر وہ سسک پڑی مہیب سناٹے میں اس کی سسکاریوں کی گونج یوں پھیلنے لگی جیسے اس کی سسکاری میں زمانہ بھر کا درد و غم امڈ آیا ہو........کیا بات ہے بولو نا مجھ سے اس کی یہ حالت نہ دیکھی گئی میں جیسے چیخ ہی پڑا ....راحت ایک بات تم سے کہنی ہے اس نے روتے روتے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہاں ہاں کہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمہاری بات ہی سننے کے لئے تیرے پاس آیا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنے بہتے آنسو پونچھ ڈالے شاید میرے لفظوں نے اسے بہت بڑا سہارا دے دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے ایک گہری نظر مجھ پر ڈالی کتنی محبت کرتے ہو مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی بات پر میں اچھل پڑا۔۔۔۔۔۔۔۔ایک گہری نظر اس پر ڈالی جیسے کہہ رہا ہوں کہ یہ تو تم بھی جانتی ہو کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں لیکن خاموش رہا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔وہ خود ہی بولی جانتی ہوں بہت زیادہ کرتے ہو میں یہ بھی جانتی تھی کہ تم میری پریشانی سے متعلق جاننے کے لئے یہاں میرے پاس ضرور آؤ گے اسی یقین کے تحت تمہاری منتظر رہی اور تم آ گئے۔ لیکن میری جان۔ مجھے اپنانے کے لئے تجھے ایک کڑے امتحان سے گزرنا ہوگا۔ا۔۔۔۔۔۔۔م۔۔۔۔۔۔۔امتحان۔۔۔۔۔۔۔میں نے ٹوٹے

ہوئے لفظ ادا کئے ہاں امتحان۔۔۔۔۔۔۔۔اگر تمہیں مجھ سے سچی محبت ہوگی تو اس امتحان سے ضرور گزر جاؤ گے سحرش تمہیں پانے کے لئے ایک تو کیا ہزاروں امتحانوں سے گزرنا پڑا تو پیچھے نہ ہٹوں گا۔۔۔۔۔۔۔گھر کے کمرے دیکھ رہے ہو ناں۔۔۔۔۔۔۔۔سبھی خالی ہیں یہاں میرے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں ہاں دیکھ رہا ہوں۔ بلکہ پوچھنا چاہتا تھا کہ تیرا بابا کہاں ہے؟

۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے سرد آہ بھری۔۔۔۔۔۔۔۔اور کہا۔۔۔۔۔۔۔۔راحت یہی امتحان ہے میرے بابا کو کسی نے اغوا کر لیا ہے۔ک۔کیا۔۔۔۔۔۔۔ اغوا۔۔۔۔۔۔ہاں اغوا کرنے والے کو میں جانتی ہوں لیکن میں ۔۔۔۔۔۔۔۔تم جانتے ہو میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی او وہ اب سمجھا۔۔۔۔۔۔۔۔

بس اتنی سی بات تھی جس وجہ سے تم نے اپنے لبوں کی مسکراہٹ کھو دی ہے چہرے کا حسن زرد کر دیا ہے۔ چلو مسکراؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے اپنے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اسی انداز میں کہا جو اسے بہت پیارا تھا لیکن وہ مسکرائی نہ ....بلکہ بولی ....راحت جب تک میرا بابا واپس نہیں آ جاتا نہ تو میں مسکراؤں گی اور نہ ہی اپنے اصل حسن میں آؤں گی۔ ....بس یونہی بکھرتی چلی جاؤں گی

پلیز سحرش۔.........ایسی اذیت دینے والی باتیں نہ کرو چلو بتاؤ .....کون ہے؟ جس نے تیرے بابا کو اغوا کیا ہے میں صبح جا کر ہی اسے واپس لے آؤں گا...........مجھ سے تمہاری اداسی پریشانی نہیں دیکھی جاتی اس نے میرے ہاتھ سے ٹارچ پکڑ لی اور اندر کمرے میں چلی گئی..........میں باہر کھڑا اس کا انتظار کرنے لگا..........چند لمحوں بعد وہ واپس آئی..........اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا..........اس نے وہ کاغذ مجھے پکڑا دیا اور کہا..........راحت یہ شخص ہے جس نے میرے بابا کو اغوا کیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ قتل بھی کر

دے.........کیونکہ ایسے بہت زیادہ خود غرض ہوتے ہیں۔ اپنے مطلب کی خاطر جان لے لیتے ہیں اس نے افسردگی سے کہا میں نے اسے دلاسہ دیا..........اور کہا..........ایک بات کہوں..........ہاں بولیں..........تم یہاں اکیلی ہو..........تمہارا بابا گھر نہیں ہے۔ مجھ سے برداشت نہیں ہو پا رہا کہ تم یہاں تنہا رہو چلو میرے ساتھ میرے گھر..........نہیں راحت..........تم میری فکر نہ کرو.......... یہاں مجھے کچھ نہیں ہوگا..........تم جانتے ہو شروع سے اکیلی رہ رہی ہوں مجھے گاؤں والوں سے ذرا سا بھی خطرہ نہیں ہے اور اگر کسی نے مجھ پر غلط نظر ڈالی بھی تو مقابلہ کرنا مجھے آتا ہے..........چلو آؤ تمہیں قبرستان پار کروا دوں..........اس نے زندہ دلیری سے یہ الفاظ کہے..........گھر جا کر سوچنا..........اگر تم امتحان میں کامیاب ہو گئے تو میں تمہارے گھر میں ایک دلہن کے روپ میں موجود ہوں گی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اور اگر نا کام ہوئے تو جانتے ہو بابا کے بغیر میں جی نہیں سکتی........ اتنا کہہ کر وہ گھر سے باہر نکل آئی........اور میرے ساتھ ساتھ چلنے لگی ....ان قبرستانوں سے کیا ڈرنا........اس نے قبرستان میں داخل ہوتے ہوئے کہا........یہ لوگ تو قبروں میں اپنے کئے کے پھل پا رہے ہیں یہ بھلا زندہ انسانوں کو خوفزدہ کیسے کریں گے۔ ....اس نے بہت اچھی بات کی تھی۔میرے دل کو لگی واقعی وہ تو اس چیز کا پھل پا رہے تھے جو انہوں نے دنیا میں رہ کر اکٹھا کیا ....چاہے اچھا چاہے برا........خوف تو صرف اندھیروں سے آتا ہے رات کی تاریکیوں سے آتا ہے یا پھر شاید تنہائیوں سے آتا ہے میں نے سوچا........تو وہ بولی........تمہارے دل کی سوچیں بالکل ٹھیک ہیں ک۔کیا........میں چونکا........اور پھر خود ہی بول پڑا سحرش........پتہ نہیں تمہارے پاس کیا علم ہے کئی بار میں

نے محسوس کیا ہے کہ تم میرے دل کی باتیں بھی پڑھ جاتی ہو ....وہ مسکرائی نہ صرف اتنا کہا........یہ علم میں تجھے بھی دے دوں گی لیکن امتحان کے بعد........قبرستان بہت پیچھے رہ گیا تھا وہ گلی کی نکڑ تک میرے ساتھ آئی اور پھر بولی۔........اب میں واپس چلتی ہوں........

نہیں سحرش........یہیں میرے پاس ہی رک جاؤ خوفناک تاریکی پھیلی ہوئی ہے تمہارا اکیلے واپس جانا مجھ سے برداشت نہیں ہو پائے گا اس نے سرد آہ بھری اور بولی........آپ کو بتایا ہے ناں مجھے تاریکیوں،سنسانیوں،ویرانوں سے خوف آتا اور نہ یہ اندھیرے۔مجھ سے میرا حوصلہ چھین سکتے ہیں۔اچھا جان میں چلتی ہوں۔تمہاری واپسی کی منتظر رہوں گی کامیابی کے ساتھ لوٹے تو مجھے حسین صورت نکھرے روپ اور میٹھی مسکراہٹ کے ساتھ اپنی دلہن کے روپ میں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.CO

دیکھو گے میں تمہارے کامیابی کے ساتھ لوٹنے کی منتظر رہوں گی۔
.......اتنا کہہ کر وہ واپس چل دی میں اسے دیکھتا رہا چلتے چلتے وہ تاریکیوں میں ڈوبتی چلی گئی اور میں سوچوں میں کھویا ہوا واپس گھر کی جانب چل دیا اسکی باتوں نے مجھ پر عجیب سا تاثر چھوڑ دیا تھا اندر کمرے میں پہنچ کر بھی دھیان اس کی جانب رہا وہ زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا بلکہ تقریباً تین ماہ قبرستان کی دوسری جانب پرانے اور خستہ حال کھنڈرات میں آباد ہوئے تھے نجانے آباد کب سے تھے دیکھا تین ماہ قبل ہی تھا وہ بھی اس گہری رات کی بات تھی کہ میں شہر سے واپس لوٹا تھا سیدھا راستہ لمبا تھا سو میں نے شارٹ کٹ مارا اور فصلوں کے بیچ چلتا چلتا گاؤں کے قریب چھپڑ تک جا پہنچا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس رات چاند پوری جوانی میں تھا اس کی ٹھنڈی روشنی سے ہر چیز اجلی اجلی دکھائی دے رہی تھی چھپر کنارے پہنچتے ہی میری ملاقات سحرش

سے ہو گئی وہ دنیا والوں سے بالکل بے خبر چھپڑ کے شفاف پانی سے اٹھکیلیاں کر رہی تھی اسے یوں اکیلے اور تنہا دیکھ کر چند لمحات تک تو میں ٹھٹھک کر اپنی جگہ پر رکا رہا۔ بار بار چڑیل کا تصور دل و دماغ میں خوف بھر کر وجود کو لرزاتا رہا لیکن پھر ہمت کر کے آگے بڑھا تو اس نے مجھے دیکھ لیا مجھے دیکھتے ہی وہ چھپر کنارے سے اٹھ کر چل دی اپنا آنچل لہراتے وہ چلتی رہی اور بار بار مڑ کر بھی مجھے دیکھتی میں سکتہ کے سے عالم میں کھڑا اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا..........وہ فصلوں کے بیچ پہنچی تو اس کی ایک چیخ مجھے سنائی دی شاید وہ چلے چلتے پاؤں پھسلنے سے نیچے گر گئی تھی میں اس کی طرف بھاگا وہ درد شدت سے آہیں بھر رہی تھی اس نے مجھے اپنی طرف بھاگتے ہوئے دیکھ لیا تھا لیکن مجھ سے زیادہ اس کی توجہ اپنے پاؤں کی جانب تھی جسے وہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھی لگتا ہے گرنے سے آپ کے پاؤں کو موچ آگئی ہے میں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کے پاؤں کو چھوتے ہوئے کہا
میرے ہاتھ لگانے سے وہ بری طرح تڑپی شاید میں نے سختی سے اسے
چھوا تھا اس کی آنکھوں میں تیرتے ہوئے آنسو تھے جو اس شدید درد
کی وجہ سے آنکھوں میں اتر آئے تھے آؤ میں آپ کو آپ کے گھر تک
چھوڑ آؤں میں نے اسے سہارا دے کر اوپر اٹھانا چاہا لیکن وہ چیخ اٹھی
حسرت بھری نظروں سے وہ میری طرف دیکھتی جا رہی تھی اور میں اس
کے لئے کچھ بھی نہ کر سکا تھا تب وہ خود ہی اٹھی اور لنگڑاتے لنگڑاتے
ایک طرف چلنے لگی میں اسے جاتا ہوا دیکھتا رہ گیا.........راستہ میں
کئی بار گرتے گرتے بچی تھی میری نظریں پوری طرح اس کا تعاقب کر
رہی تھیں اسے دیکھنے کے بعد میرے دل میں خوف نہ رہا تھا بلکہ زندگی
یہ چند لمحات میرے لئے خوش کن اور دلکش بن گئے تھے میں گھر پہنچ کر
پوری رات سو نہ سکا تھا بار بار اس کا آنسوؤں سے تر چہرہ میری نظروں

کے سامنے ٹپکتا رہا۔
نجانے کیوں میں اپنے آپ میں ایک نئی مہک سی محسوس کرنے لگا تھا
یوں لگنے لگا تھا جیسے وہ میری زندگی کا حاصل ہو کیونکہ ایسی ہی لڑکی
میری آئیڈیل تھی۔ میں رات بھر کبھی اس سے متعلق سوچ کر مسکرا دیتا
اور کبھی اداس ہو جاتا ایک بیتابی تھی جو دل کو بار بار جھنجھوڑ رہی تھی کہ
راحت تمہاری ادھوری زندگی اس کے دم سے مکمل ہو سکتی ہے اسے
اپنے قریب کر لو اپنی زندگی کو اسے حاصل کر کے مکمل کر لو..........
آج پہلی رات تھی جو میں نے کسی لڑکی سے متعلق اس قدر گہرائی میں
سوچا تھا صبح سویرے ہی میں کمرے سے نکل کر جھیل کنارے جا پہنچا
.........لیکن وہاں کچھ نہ تھا صرف لہراتا پانی ہی دکھائی دیا نجانے
کیوں میرے قدم کھنڈرات کی جانب بڑھنے لگے میں دیکھنا چاہتا تھا
کہ رات والا منظر حقیقت تھا یا وہم.........اگر وہم تھا تو مجھے اپنے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ارادوں کو بدل دینا چاہیے اور اگر حقیقت ہے تو پھر حقیقت میں اپنی زخمی اور دکھی زندگی کو مہکانا چاہیے انہی تصورات کے بوجھ تلے میں دبا کھنڈرات تک جا پہنچا.........کھنڈرات کی بیرونی دیواریں خستہ ہونے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھیں باہر کھڑے ہی اندر کے تمام منظر دیکھے جاسکتے تھے کھنڈرات پہنچتے ہی میری متلاشی نظریں اسے ڈھونڈنے لگیں ایک کمرے میں وہ مجھے اپنے بال سنوارتی دکھائی دی اس کا چہرہ دوسری جانب تھا کمر میری جانب تھی میں نے اس کے برہنہ بازوؤں اور ہاتھوں کی دلکشی سے اندازہ لگالیا کہ وہ پری چہرہ بہت دلکش اور حسین ہے میرا اندازہ غلط نہ تھا کیونکہ اسے شاید محسوس ہو گیا تھا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے اس نے اپنا رخ میری جانب کیا.........میں اسے دیکھتے ہی اس کی خوبصورتی میں کھو گیا خدا تعالیٰ نے واقعی فرصت کے لمحات میں اس کی تخلیق کی تھی زمانے بھر کا

حسن اس کے اندر سما دیا تھا اسے شاید میرا وہاں جانا گوارا نہ گزرا تھا کیونکہ اس کے لبوں کی مسکراہٹ نے مجھے بتا دیا تھا کہ اس نے مجھے پہچان لیا ہے کہ جس شخص سے چاندنی رات میں چھپر کنارے ٹکراؤ ہوا تھا وہ وہی ہے لیکن پھر جلد ہی اس نے اپنے لبوں کی مہکتی ہوئی مسکراہٹ کو سمیٹ لیا اور ہاتھ کے اشارے سے مجھے بتایا کہ اس کے علاوہ بھی گھر میں کوئی ہے میں بچہ نہ تھا کہ اس کا اشارہ نہ سمجھ پاتا۔

سو حسین تصورات نکھری سوچوں کے ساتھ میں واپس پلٹ آیا میں اسے چلتا ہوا دیکھنا چاہتا تھا کہ کہیں اس کے پاؤں میں درد تو نہیں ہے لیکن ایسا نہیں تھا وہ اب ٹھیک تھی اور اپنی رات والی تکلیف کو بھی بھلا چکی تھی اسے خوش دیکھ کر میں بھی خوشی سے پاگل ہو گیا تھا.........

راہ چلتے اس کا حسین چہرہ میری نظروں کے سامنے رہا۔

جب تک گھر پہنچا وہ میرے دل ورگ میں سما چکی تھی میں روزمرہ کے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ماحول بھول گیا صرف یاد تھا کہ اس کا چہرہ اس کی مسکراہٹ میری نظریں ہر وقت کھنڈرات کا تعاقب کرتی رہتیں میں نے اپنے کسی یار بیلی کو اس سے متعلق کچھ نہ بتایا میں جانتا تھا کہ اگر کسی کو بتا دیا تو وہ مجھ سے بھی زیادہ اس میں دلچسپی لینے لگیں گے بلکہ میں حسب عادات ان کے دلوں میں خوف ہی بھرتا رہتا تھا۔

جن بھوتوں کے جھوٹے قصے سنا کر انہیں کھنڈرات سے خوفزدہ کرتا رہتا لوگ تو پہلے ہی کھنڈرات سے کتراتے تھے اس کی محبت نے مجھے زمانے والوں سے جدا کر کے رکھ دیا تھا.........نہ کسی سے باتیں کرنا اچھا لگتا تھا اور نہ ہی کھیل کود میں دلچسپی رہی تھی بس یہی دل چاہتا تھا کہ بالکل تنہا رہوں اور اس سے متعلق سوچتا رہوں.........لیکن اسے کیا خبر کہ میں اس سے شدید محبت کرنے لگا ہوں اس کے بنا جینے کا تصور بھی گھائل کر رہا ہے۔

مجھے دل کی پوشیدہ باتوں کو اس پر عیاں کر دینا چاہیے.........میں اپنے ان خدشات کو بھی اس پر وضع کر دینا چاہتا تھا کہ جو میری زندگی کو نہ صرف تلخ بنا رہے تھے بلکہ اذیت سے میرے اندر زہر گھول رہے تھے کہ اگر اس نے مجھے ٹھکرا دیا تو میرا جینا مشکل ہو جائے گا گردش خون میں چلنے والی سانسیں بوجھ بن جائیں گی چہرے کی اجلی رنگت مرجھا جائے گی ہر بات دل میں بٹھا کر میں رات کی تاریکی پھیلنے کا انتظار کرنے لگا.........دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن تو ہوتا ہے.........یہ دستور زمانہ بھی ہے اور قانون قدرت بھی ....چاہے لمحات ناگن بن کر ڈستے رہیں چاہے مانند گلاب مہکتے رہیں ہو دھیرے دھیرے وقت گزرتا رہا چمکتا سورج بے جان روشنی کے بعد زمین میں اپنی گردن دھنستا ہوا زمین کو تاریکیوں کے سپرد کر کے روپوش ہو گیا.........اندھیرا اجالے پر حاوی ہوتا چلا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

گیا..........تاریکی کے خوف سے لوگ کمروں میں دبکتے چلے گئے.........سناٹے خوف لیئے وحشت بھرنے لگے میں نے کمرے سے نکل کر درواتہ ہ کو کنڈی لگا دی.........اور بنا آہٹ کے صحن سے گزرتا ہوا باہر گلی میں آ گیا گلی میں مکمل سکوت اور ہولنا کی پھیلی ہوئی تھی میرے قدم چھپر کے کنارے کی جانب بڑھتے چلے گئے میں نے دل میں پختہ ارادہ کرلیا تھا کہ آج میں اسے حال دل سنا کر رہوں گا۔ اسے وہ تمام باتیں کہہ دوں گا جو میرے دل میں کئی دنوں سے ہلچل پیدا کیئے ہوئے تھیں جو مجھے دن رات تڑپا رہی تھیں جو مجھے راتوں کو سونے نہیں دے رہی تھیں مجھے جواب چاہیے تھا اپنی تڑپ کا اپنی محبت کا اپنی چاہت کا اپنی نیندوں کی بیداری کا اپنی بے بسی کا۔ ہزاروں باتیں میں دل میں لئے چلتے چلتے چھپر کنارے تک جا پہنچا مجھے چھپر کنارے کوئی سایہ لہراتا ہوا دکھائی دیا تو وہ.........وہ.........وہ

......وہی تھی..........شاید وہ میری منتظر تھی..........کیونکہ چھپر کنارے اس کا گھومنا اس بات کی غمازی تھا کہ وہ کسی کی منتظر ہے.........میری خوشی دو بالا ہوتی جانے لگی پاؤں میں قدرتی طاقت بھرتی گئی مجھے دیکھتے ہی وہ مسکرائی۔ اس کی مسکراہٹ سے مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میری سانسیں مہکتی جانے لگی ہوں آ گئے میرے شہزادے.........میں تمہاری ہی منتظر تھی اس نے اپنے چہرے پر گرے لمبے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہا اس کے ان الفاظوں نے میرے جسم میں نئی روح پھونک دی آپ کو کیسے معلوم تھا کہ میں یہاں آؤں گا؟.........میں نے کچھ نروس اور کچھ کچھ جھجکتے ہوئے کہا میرے دل نے گواہی دی تھی کہ وہ مجھے چھپر کنارے ضرور ملے گا.........اوہ تو آپ کا دل گواہیاں دینے لگا ہے میں نے اس مرتبہ پیار بھرے لہجے میں کہا وہ مسکرا دی ہاں میری جان

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

.........میرے دل نے جس چیز کی طلب کی ہے وہ مجھے ضرور ملی ہے...........میں اس کی بات پر اچھل پڑا ....اور کہا.........آپ نے میری طلب کی تھی۔

.........ہاں.........شدید طلب.........اس نے دوپٹہ کا پلو انگلیوں میں دباتے ہوئے کہا مجھے اس کا شرمانا محفوظ کر گیا.........جی چاہا کہ وہ یونہی ہمیشہ اور سدا کے لئے میرے سامنے اسی طرح مسکراتی رہے شرماتی رہے اور میں اس کی ان اداؤں سے اپنی سانسوں کو مہکاتا رہوں.........اور پھر میں نے اس سے وہ تمام باتیں کہہ ڈالیں۔ جنہوں نے کئی دنوں سے مجھے بے چین و بے تاب کر رکھا تھا میری محبت کا جواب تو مجھے پہلے ہی مل گیا تھا لیکن حال دل اور بیتابی دل سنانا ضروری تھا وہ مسکراتی رہی اور میں سناتا رہا.........لیکن یک دم میرے دل میں ایک وسوسے اور خوف نے جنم لیا.........نجانے

کیوں رات کی تنہائی میں حسین لڑکی کا تنہا مجھے اندیشوں میں گرفتار کر گیا تب میں نے پوچھ لیا.........کیا آپ کو تنہائیوں اور اندھیروں سے خوف نہیں آتا.........میرے لفظوں پر وہ مسکرادی مجھے اندھیرے اچھے لگتے ہیں جانتے ہو دن بھر بابا گھر میں رہتے ہیں کہیں باہر نکل نہیں سکتی اور رات کو وہ چلے جاتے ہیں ویسے بھی بابا نے مجھے دن میں نہ نکلنے کا حکم دے رکھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ تم اس وقت گھر سے نکلا کرو جب تمام بستی والے محو خواب ہوں کوئی تجھے دیکھنے والا نہ ہو.........میرے بابا میرے بے پناہ حسن سے خوفزدہ ہیں انہیں معلوم ہے کہ اگر کسی نے مجھے دیکھ لیا تو پھر وہ ہمارے گھر کے چکر لگانا شروع کر دے گا جیسا کہ آپ لگاتے ہیں.........

میں اس کی بات پر حیران رہ گیا.........اور خوش بھی ہوا کہ اس کی سوچیں اور میری سوچیں پوری طرح عکاسی کرتی ہیں میں بھی یہی

چاہتا تھا کہ اسے میرے علاوہ کوئی دوسرا نہ دیکھے اور اس کی بھی خواہش تھی کہ وہ کسی اور کو دکھائی نہ دے ویسے بھی میری جان۔ اندھیروں ویرانوں سے خوف کیسا؟ خوف تو دلوں میں ہوتا ہے اندھیرے انسان کو کچھ نہیں کہتے میں نے تمہیں اسی لئے منتخب کیا ہے کہ تم بھی ویرانوں ، اندھیروں، سے خوفزدہ نہیں ہوتے مجھے کمزور دل انسان اچھے نہیں لگتے میری خواہش تھی کہ میں اسے اپناؤں اسے محبت دوں جو اندھیروں میں آگے ہی آگے بڑھا جائے.........اس نے سچ کہا تھا واقعی مجھے ویرانے سنسانے ، اندھیرے خوفزدہ نہیں کر سکے تھے میں شروع سے خطروں کا کھلاڑی تھا حالانکہ لوگ مجھے جن بھوتوں چڑیلوں کے قصے سنا کر اندھیروں سے خوفزدہ کرتے رہتے تھے لیکن میں نے کبھی ان کی باتوں پر دھیان نہ دھرا تھا.........لگتا ہے ماضی میں کھو گئے ہو.........اس کی بات نے مجھے چونکا دیا۔

تم نے کیسے جان لیا کہ میں ماضی کے تصورات میں کھویا ہوں میری بات پر وہ مسکرا دی اور بولی۔ میرے بابا نہ ہاتھ شناس ہیں۔ نہ چہرہ شناس بلکہ وہ انسان کی سانسوں کی گونج سن کر بتا دیتے ہیں کہ اس کے دل میں کیا ہے اور بابا نے اپنے علم کا کچھ حصہ مجھے بھی دیا ہے گ.........کیا.........میں چونکتے ہوئے بولا.........مجھے یوں لگا جیسے اس نے میرے دل کی بات کہہ دی ہو.........کیونکہ مجھے بھی بچپن سے ایسے ہی علموں کی جستجو رہی اس کا مطلب ہے کہ مجھے آپ کے بابا کی بھی غلامی کرنی پڑے گی تا کہ میں بھی ایسے علم حاصل کر سکوں وہ میری اس بات پر ایک دم اداس ہو گئی اور بولی جان۔ میں اپنے بابا کی فطرت سے بخوبی واقف ہوں وہ میرے لئے نرم دل اور باقی سب لوگوں کے لئے سخت طبیعت رکھتے ہیں میں بلکہ میں کہنے والی تھی کہ دن کی روشنی میں آپ کھنڈرات میں نہ آیا کریں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

میں وعدہ کرتی ہوں کہ ہر رات آپ سے یہاں مل لیا کروں گی آپ کی طرح میرے دل میں بھی بے چینی رہتی ہے جب تک آپ کو دیکھ نہ لوں چین نہیں آتا۔ ویسے مہکتے تو آپ میری سانسوں میں ہیں لیکن آپ سے باتیں کرنا اچھا لگتا ہے لیکن شہزادے ایک بات بتاؤ میرے لئے کچھ کر سکتے ہو۔ آپ کے لئے۔ آپ کے لئے میں اپنی جان دے سکتا ہوں۔ زمانہ والوں سے لڑ سکتا ہوں۔..........وہ مسکرا دی

..........اور بولی بس جان یہی چاہتی ہوں میں کہ آپ میرے لئے اتنا کچھ کر جائیں کہ بابا تم پر راضی ہو جائیں اور بن مانگے ہی میرا ہاتھ آپ کے ہاتھوں میں دے دیں۔..........کاش ایسا ہو جائے..........میں نے کہا تو وہ مسکرا دی اور بولی آپ کا دوست فیاض..........بس آپ اس سے نہ ملا کریں۔.........وہ اچھا انسان نہیں ہے فیاض کا نام سنتے ہی میرے تن بدن میں آگ

لگ گئی کیونکہ میں اس کی فطرت سے بخوبی واقف تھا تبھی میں نے کہا بتاؤ۔ بتاؤ کیا کیا اس نے۔ سحرش روہانسی ہو گئی اور بولی بس آپ اس سے ملنا چھوڑ دیں پلیز سحرش بتاؤ تو سہی اس نے کیا کہا ہے آپ سے۔ مجھے صرف بتا دو پھر دیکھنا اس کا وہ حال کرتا ہوں کہ وہ تمام زندگی یاد رکھے گا پلیز بتاؤ کیا کہا ہے اس نے میں غصہ سے تپتے ہوئے بولا............

کل شب میں یہاں تمہارا انتظار کر رہی تھی کہ وہ کہیں سے چلا آیا..........مجھے تنہا دیکھ کر اس کی آنکھوں میں ہوس بھر آئی.........چھی چھی بری شکل والا..........میں نے اس کے منہ پر طمانچہ دے مارا لیکن وہ نہایت بے غیرت ثابت ہوا دھمکیاں دے کر گیا تھا کہ اس تھپڑ کا بدلہ ایسا لوں گا کہ تم اپنے آپ کو بھی منہ نہ دکھا سکو گی ....سحرش کی باتوں نے میرے دماغ میں طیش بھر دیا..........

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

میں چیخا..........اس کی یہ جرأت اس کا ایسا حال کروں گا کہ یاد کرے گا..........نہیں جان۔نہیں آپ اسے کچھ نہ کہنا خواہ مخواہ دشمنی پڑ جائے گی بس اس سے کنارہ کشی اختیار کر لیں..........نہیں سحرش نہیں میری خاموشی سے وہ فائدہ اٹھا سکتا ہے اور تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے میری بات سن کر وہ مسکرائی اور بولی شہزادے اب میں جان گئی ہوں کہ میرا انتخاب غلط نہ تھا میں نے کسی جرائت مند انسان سے محبت کی ہے بہادر انسان کو چاہا ہے اگر تم نے فیاض کو سبق سکھانا ہی ہے تو پھر تم اس کا قتل کر دو..........ک..........کیا.......... سحرش کی بات پر میں لرزا..........ہاں میں نہیں چاہتی کہ اس کے درندے نما پنجے میری گردن تک پہنچیں۔ مجھے اپنی سانسیں بہت پیاری ہیں میں تمہارے لئے جینا چاہتی ہوں وہ بات کرتے کرتے سسک کر رو پڑی ٹھیک ہے ایسا ہی ہوگا..........تمہیں میں نے کہا

ہے نا کہ میں تمہارے پیار میں بہت آگے نکل جاؤں گا..........سو یہ کام میرے لئے اتنا اہم نہیں..........اس ذلیل کو اب جینے کا کوئی حق نہیں ہے..........اچھا جان اب میں چلتی ہوں اتنی دیر میں کبھی بھی باہر نہیں رہی بس تمہارے پیار نے مجھے روکے رکھا سوچتی ہوں کتنی قسمت والی ہوں کہ تم میری زندگی میں آئے ورنہ شاید زندگی تنہائیوں کی نظر ہو جاتی کبھی کبھی تنہائیاں مجھے ڈسنے لگتی ہیں اپنے آپ سے بھی بیزار ہونے لگتی ہوں آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی حسین جوانی دیکھ کر سوچا کرتی تھی کہ مجھے چاہنے والا کیوں نہیں ملتا کوئی ایسا شخص جو میری اتنی تعریف کرے کہ میں نازاں ہو سکوں کہ واقعی میں بہت حسین ہوں بہت دلکش ہوں اتنا کہہ کر اس نے اپنا آنچل لہرایا اور پگڈنڈیوں پر چلنے لگی میں اس کا پیار دل میں لیئے اور فیاض کے لئے آتش انتقام لئے واپس چل پڑا..........گلی کی نکڑ پر پہنچا ہی تھا کہ مجھے ایک

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

دلخراش چیخ سنائی دی میں تڑپ سا گیا.......یہ چیخ سحرش کی ہی تھی ....راحت..........یہ الفاظ لہراتے ہوئے میرے کانوں تک پہنچے میں پاگلوں کی طرح واپس بھاگ پڑا کھیتوں کو چیرتا ہوا قبرستان جا پہنچا وہ قبرستان میں بے ہوش ملی.......ایک قبر کے ساتھ خون میں لت پت تھی سر سے فواروں کی مانند خون بہہ رہا تھا۔

سحرش..........میں نے تڑپتے ہوئے اسے تھام لیا اور اسے ہوش میں لانے لگا میرے گلے میں مفلر تھا میں نے اس مفلر سے اس کا سر باندھ دیا بہتا خون رکنے لگا اور پھر اسے ہوش دلوانے لگا اس نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھول دیں حسرت بھری نظریں میرے چہرے پر ڈالی اس کے لب کپکپائے آواز لہرانے لگی جان۔ جان۔ وہ۔وہ یہاں ہی چھپا ہوا ہے۔کون..........کون۔بتاؤ کون.......؟ میں نے آگ کی تپش نظروں میں لاتے ہوئے کہا وہی آپ کا گھٹیا

سوچوں والا دوست..........سحرش کی زبانی فیاض کا نام سن کر میں آگ بگولہ ہو گیا اور چیختے ہوئے بولا۔ میں اس بے غیرت اور ذلیل انسان کو نہیں چھوڑوں گا کہاں چھپا ہے وہ..........میں نے سحرش کو قبر کے قریب لٹایا اور قبرستان میں فیاض کی تلاش کرنے لگا میں بالکل وحشی ہو چکا تھا سر پر موت کا بھوت سوار تھا میں چیختے چیختے اسے پکارتا جا رہا تھا کہ باہر نکل ڈرپوک انسان چھپ بیٹھا ہے باہر نکل تیرے جسم کے ٹکڑے نہ کر دوں تب کہنا میں اس کو تلاش کرتے کرتے پورا قبرستان چھان مارا لیکن وہ مجھے کہیں بھی دکھائی نہ دیا تب میں دوبارہ سحرش کے پاس آیا وہ درد شدت سے کراہ اور سسک رہی تھی میں نے اسے حوصلہ دیا تسلیاں دیں اور کہا جب تک میں اس خبیث انسان کو قتل نہ کر دوں گا چین سے نہیں بیٹھوں گا چلو آؤ میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤں اتنا کہہ کر میں نے اسے اٹھایا۔اور کھنڈرات کی طرف لے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

گیا.......میں نے دیکھا کہ وہاں چارپائی کا نام ونشان تک نہ تھا دل کو ایک چوٹ سی لگی کہ میری جان نیچے زمین پر سوتی ہے ....اس کا سر زیادہ نہ پھٹا تھا.......اگر زیادہ پھٹ جاتا تو شاید زندگی ہار جاتی.........میں مسلسل اسے دلاسے دیتا رہا کہ باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی۔

اس نے آواز پہچان لی.......اور بولی راحت دوسرے کمرے میں چھپ جائیں بابا آگئے ہیں.......اگر انہوں نے آپ کو دیکھ لیا تو قتل کر دیں گے میں نے یہ سنا ہی تھا کہ دوسرے کمرے میں جا چھپا ایک بھاری وجود والا انسان اندر کمرے میں آیا.......سحرش نے سر پر دوپٹہ اوڑھ لیا.........شاید وہ ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتی تھی کہ اسے شدید چوٹ پہنچی ہے بہت گھبرائی ہوئی ہو۔ایک بھاری بھرکم آواز میرے کانوں سے ٹکرائی چھت سے گر پڑی تھی سحرش نے سفید

جھوٹ بولا تھا.........کیوں جاتی ہو چھت پر کہا ہے کہ باہر گھوم پھر لیا کرو.......لیکن تم میرا کہنا نہیں مانتی اگر تمہیں کچھ ہو جائے تو بابا اس کے سر کی چوٹ کو دیکھتے رہے اور سحرش کا دھیان میری طرف تھا میں نے محسوس کیا کہ باتوں کے دوران مجھے نکل جانے کا اشارہ کر رہی تھی میں گرمی دیوار سے ہوتا ہوا باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا لیکن گھر نہ گیا.........قبرستان میں ہی گھومتا رہا میں جانتا تھا کہ فیاض یہیں کہیں چھپا ہوا ہے رات بھر ایک ایک کونہ دیکھ لیا.........لیکن وہ نہ ملا.......رات کے آخری پہر میں گھر چلا گیا گھر میں مکمل سکوت اور خاموشی تھی میں بنا آہٹ کے اپنے کمرے میں چلا گیا باقی کی رات سوچوں میں گزاری دی اس کا زخمی چہرہ بار بار میری نظروں کے سامنے گھومتا رہا محبتوں بھری یہ رات اذیتوں میں بدل گئی آتش انتقام سے میرا دماغ پگھلتا رہا رات کا ایک ایک لمحہ چیخ چیخ کر فیاض کا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ڈپلی کیٹ

ایک لڑکے کی کہانی جس نے اپنے ہمزاد کو حاصل کرنے کے لئے ایک خاص عمل کیا لیکن چالیس دن کے عمل میں اس کے ساتھ کیا واقعات پیش آئے اور اس کے ڈپلی کیٹ کیسے بن گئے۔

ابھی پڑھیے ''اردو رسالہ'' پر

قتل کرنے کو کہہ رہا تھا میں وحشت میں ڈوبا تڑپتا رہا صبح ہونے کا منتظر رہا.........اس خبیث نے میری عزت پر ہاتھ ڈالا تھا میرے پیار کو ختم کرنے کی کوشش کی تھی میں اسے کسی بھی صورت میں زندہ نہیں چھوڑوں گا رات نے کٹنا تھا سو کٹ گئی صبح سویرے ہی میں فیاض کے گھر جا پہنچا اور دروازہ پر دستک دے ڈالی اسی نے دروازہ کھولا میری آتشی آنکھوں کی تاب نہ لا کر جھینپ سا گیا راحت کیا بات ہے تمہارا چہرہ آگ کی طرح سرخ دکھائی دے رہا ہے۔ جی چاہا تھا کہ اس کا گریبان پکڑ کر گھسیٹتا ہوا اندر لے جاؤں اور بالکل اسی طرح اس کا سر پھوڑ دوں جس طرح اس نے میری سحرش کا پھوڑا تھا.........لیکن برداشت سے کام لیا.........اور نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا ....ایک ڈراؤنا خواب دیکھا ہے میں نے..........میں نے مسکراتے ہوئے کہا ایک بھیانک سائے کا ہاتھ اپنے گریبان تک

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.CO

پہنچتا دیکھا ہے.........وہ مسکرا دیا اف خدایا تم نے تو اپنے چہرے پر اس قدر وحشت ٹپکا رکھی ہے جیسے وہ بھیانک سایہ میرا ہی تھا۔ ....بہر حال اپنا موڈ درست کرو ورنہ میں خوف سے بے ہوش ہو جاؤں گا اس کی بات پر میں مسکرا دیا اور پھر چند لمحات ٹھہرنے کے بعد واپس گھر چلا آیا اس سے کسی قسم کی بات نہ کی صرف دیکھتے گیا تھا کہ وہ کس روپ میں ملتا ہے دن اپنے کام میں گزار دیا بار بار دھیان رات والے واقع کی جانب جا کر ٹھہر جاتا تھا نجانے سحرش کس حال میں ہو گی کیا کر رہی ہو گی اس بیچاری کا قصور صرف اتنا ہی تھا کہ وہ خوبصورت اور حسین ہے ورنہ تو کئی جوان لڑکیاں گھروں میں موجود ہوتی ہیں.........اور دوسری طرف فیاض کا بھیانک روپ میرے قہر وغصہ میں اضافہ کرتا جا رہا تھا میں نے اسے ختم کرنے کا منصوبہ پوری طرح ترتیب دے رکھا تھا۔

اسے قبرستان میں لانا تھا وہیں اسے ختم کر کے لاش کو کسی گڑھے میں پھینک دینا تھا اور یہ مشہور کر دینا تھا کہ اسے چڑیلوں آسیبوں نے قتل کیا ہے اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے میں نے تیز دھار خنجر بھی اپنی کمر میں باندھ لیا تھا انتظار تھا تو صرف اندھیرا پھیلنے کا ....ادھر اندھیرا پھیلنا تھا ادھر اس کی زندگی کا چراغ گل کر دینا تھا.........دن زیادہ لمبا نہ تھا شب و روز سردیوں کے تھے صبح سویرے ہی گاؤں کے گرد و نواح گہری دھند پڑ جاتی تھی.........اور یہی حال رات کی تاریکی میں بھی ہوتا تھا.........رات ہوئی تو میں فیاض کے گھر جا پہنچا.........وہ گھر نہ تھا.........پتہ چلا کہ کہیں باہر ہی کھیتوں میں موجود ہے اس کا گھر نہ ہونا مجھے مزید شک میں ڈال گیا رات والا منظر دوبارہ نظروں کے سامنے ابھرنے لگا یوں لگا جیسے وہ آج پھر سحرش کے گھر کا رخ کرے گا سحرش کا خیال آتے ہی میں تے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اپنا رخ قبرستان کی جانب کرلیا.........قبرستان پہنچ کر مجھے یوں محسوس ہوا جیسے وہاں کوئی موجود ہو۔کون ہے؟ کون ہے؟ میں نے بہادری سے کہا فیاض میرے سامنے آ گیا وہ خوف وڈر میں بھیگا ہوا تھا جسم میں کپکپاہٹ تھی آواز میں لرزش تھی مجھے دیکھ کر جیسے وہ حوصلہ مند ہو گیا بولا شکر ہے تم آ گئے ورنہ نجانے میرے ساتھ کیا ہو جاتا تم نے تو خواب میں کسی سائے کو اپنے قریب دیکھا تھا اور میں نے حقیقت میں اسے دیکھا ہے ایک لڑکی کو۔وہ دیکھو درختوں کی اوٹ میں کھڑی ہے اس نے میری توجہ درختوں کی جانب کروائی میں نے درختوں کی اوٹ میں دکھا کچھ دکھائی دیا مجھے شک محسوس ہوا جیسے وہ مجھ سے بہت بڑا ڈرامہ کر رہا ہے کیونکہ میں نے بروقت یہاں پہنچ کر اس گھناؤنے منصوبے کو ناکام بنا دیا تھا میرا ہاتھ کمر پر باندھے خنجر کی جانب بڑھتا گیا میں نے اسے محسوس بھی نہ ہونے دیا کہ میں اسے قتل کرنے لگا

ہوں اس کا کیا گیا ڈرامہ میں نے شروع کر دیا فیاض تم سچ کہتے ہو۔ واقعی وہاں کچھ ہے مجھے بھی وہ دکھائی دے رہی ہے تم تو ڈرپوک واقع ہوئے ہو لیکن وہ میرے ہاتھ سے بچ کر نہیں جا سکتی انہیں لفظوں کے ساتھ میں نے خنجر نظروں کے سامنے کرلیا وہ خوف وڈر سے پسینہ پسینہ ہونے لگا میں نے پھرتی اور مہارت سے کام لیتے ہوئے ایک زوردار وار اس پر کر دیا ایک بھیانک چیخ اس کے حلق سے نکل کر ویرانے میں گونجی اس کے بعد اس نے حسرت بھری نگاہوں سے میری طرف دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ راحت تم نے مجھ بے گناہ کو قتل کر دیا ہے حالانکہ میں بے قصور تھا میرا تمہاری سحرش سے کسی قسم کا کوئی تعلق واسطہ نہیں تھا لیکن کچھ بھی نہ کہہ سکا۔اکھڑتی ہوئی سانسوں کے ساتھ وہ چند گھڑیوں کے لئے تڑپا اس کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آنکھیں بند کر لیں.........میں نے محسوس کیا کہ میرے علاوہ بھی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اس قبرستان میں کوئی موجود ہے جو یہ تمام منظر دیکھ رہا ہے کیونکہ کسی کا سایہ مجھے درخت کے ساتھ اوجھل ہوتا ہوا دکھائی دیا تھا خوف و ڈر سے میرا دماغ چکرانے لگا لیکن جلد ہی پرسکون ہو گیا کیونکہ درخت کے پیچھے پوشیدہ سایہ سحرش کا تھا............جو آہستہ آہستہ چلتی ہوئی میرے قریب آئی اس کے لبوں پر فاخرانہ مسکراہٹ تھی آنکھوں میں ٹھاٹھیں مارتا پیار کا سمندر بھی تھا جان.......اس شخص سے میں بہت خوفزدہ ہو گئی تھی اگر تم اسے قتل نہ کرتے تو یقیناً میری زندگی کی شمع یہ گل کر دیتا..........وہ کئی دنوں سے میرا پیچھا کر رہا تھا اب بھی اس نے ایسا ہی کیا مجھے اس قبرستان میں اس نے دیکھ لیا اس کی آنکھوں میں وحشت تھی میں اسے دیکھتے ہی ڈر گئی اور ادھر اُدھر چھپنے لگی لیکن وہ بہت چالاک اور تیز تھا میرا پیچھا کرتا رہا مجھے پکڑنے کی کوشش کرتا رہا تب میری نظر تم پر پڑی تو میں نے کہا۔ دیکھ میرا شہزادہ آ رہا ہے اب

تیرا کام تمام کر دے گا میری بات سن کر اس نے تمہیں دیکھ لیا اور پھر چھپنے لگا لیکن چھپ نہ سکا پکڑا گیا اور مارا بھی گیا تم نے نہ صرف میرے دل میں اپنے پیار کو مضبوط کیا ہے بلکہ میرے اعتماد کو بھی پختگی بخشی ہے۔اب میں بالکل پرسکون ہوں یوں جیسے آزاد ہوائیں ....سحرش کو مطمئن دیکھ کر میں بھی پرسکون ہو گیا وہ بولی بابا گھر میں ہیں۔صرف تمہاری خاطر یہاں تک پہنچی ہوں میں جانتی تھی کہ تم نے اس کو قتل کرنا ہے اب میں جاتی ہوں کل رات چھپر کنارے ملوں گی..........اتنا کہہ کر وہ چل دی اور میں لاش کو ٹھکانے لگانے سے متعلق سوچتا رہا کافی دیر تک سوچوں میں محو رہنے کے بعد میں نے اسے اٹھایا اور ایک گہرے گڑھے میں پھینک دیا اس کام سے فارغ ہونے کے بعد میں چلتا ہوا چھپر کنارے پہنچا خنجر کو بیچ چھپر میں پھینک کر پرسکون سانس لی..........مجھے فیاض کے قتل کا ذرا بھی

FUTUBSTAR.BLOGSPOT.CO

پچھتاوا نہ تھا بلکہ اسکے علاوہ کوئی اور بھی میری سحرش کے قریب ہونے کی کوشش کرتا اسے بھی قتل کر دیتا جب گھر پہنچا تو ہر طرف سکوت اور ہو کا عالم تھا میں نے کمرے میں پہنچ کر اپنا جائزہ لیا تو لرز کر رہ گیا کیونکہ بالکل خونی اور قاتل انسان دکھائی دیا کپڑوں پر اس کے خون کے نشان جگہ جگہ نمایاں تھے میں نے جلدی سے کپڑے تبدیل کر لیئے اور اتارے ہوئے کپڑوں کو آگ لگا کر اس کے پاس بیٹھ گیا یہی بس ایک نشانی تھی جو مجھے لوگوں کے سامنے قاتل ٹھہرا سکتی تھی اور میں کوئی بھی ایسا نشان باقی نہ چھوڑنا چاہتا تھا دل مطمئن تھا کپڑے مسلسل جلتے جا رہے تھے.........اندر کمرے میں دبکے گھر والوں کو اس بات کی خبر تک نہ ہوئی۔ کہ ان کے گھر میں ان کے درمیان ایک خونی اور قاتل انسان بھی موجود ہے۔

جب کپڑے جل کر خاک بن گئے تو میں نے تمام خاک کو بکھیر دیا اس

کے بعد جب دل کو پوری طرح تسلی ہو گئی تب اندر کمرے میں بستر میں جا گھسا چند لمحات گزرے ہوں گے کہ مجھے محسوس ہوا جیسے کسی نے دروازے پر دستک دی ہو.........دستک دینے کا انداز بہت ہی دلکش تھا راحت مجھے سحرش کی آواز سنائی دی اس کی آواز سنتے ہی میں اچھل پڑا اور فوراً دروازہ کھول دیا..........وہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے کھڑی تھی.........تم.........تم اور یہاں..........ہاں بابا چلا گیا ہے چلو چھپر کنارے چلتے ہیں اتنا کہہ کر وہ واپس گلی میں چل پڑی اس کا حوصلہ و ہمت دیکھ کر میں ابھی تک تجسس و حیرت میں ڈوبا ہوا تھا کیسی لڑکی تھی وہ جسے اندھیروں سے بالکل خوف و ڈر نہ آتا تھا۔ یوں چل رہی ہو حالانکہ سردی بھی بہت زیادہ تھی اور باہر کا ماحول بھی وحشت زدہ تھا لیکن میں کیسے رک سکتا تھا پیار کرنے والوں کو موسموں اور اندھیروں سے کیسا خوف وہ تو کچھ بھی کر سکتے ہیں ایسی ہی کیفیت

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ان لمحے میری بھی تھی میں نے سیاہ چادر اوڑھی اور اس کے پیچھے چل پڑا وہ گاؤں سے کافی آگے نکل چکی تھی میں بھاگنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ بعض گھر ایسے بھی تھے جن کے دروازے گلیوں میں کھلتے تھے میری جنونی قدموں کی آہٹیں انہیں نیند سے بیدار بھی کرسکتی تھیں..........

سو بنا آہٹ کے تیز قدموں کے ساتھ چلتا ہی رہا وہ گاؤں کے باہر ایک درخت کے ساتھ کھڑے ہو کر میرا انتظار کرنے لگی میرے قریب پہنچتے ہی بولی۔..........راحت نجانے تمہارے پیار نے مجھ پر کیسا جادو کر دیا ہے کہ تمہارے علاوہ کہیں بھی دل نہیں لگتا۔ بس یہی دل چاہتا ہے کہ تم ہو میں ہوں اور گہری تنہائی ہو اور مہیب سناٹے ہوں میں دعائیں کررہی تھی کہ بابا گھر سے نکلیں اور میں تمہیں ملوں۔ آج جی بھر کر باتیں نہ کی تھیں اس لئے دل کو سکون نہ ملا تھا۔ بابا ابھی گھر

سے نکلے ہی تھے کہ میں بھی نکل پڑی پہلے چھپر کنارے تمہیں ڈھونڈتی رہی کہ تم دکھائی دو لیکن جب تم یہاں نظر نہ آئے تو پھر تمہارے گھر جا پہنچی..........مجھے بتاؤ تم پر کسی کو شک تو نہیں ہوا۔ کیونکہ تمہارے کپڑے فیاض کے خون سے سرخ ہو گئے تھے مجھے گھر میں بس یہی خوف تھا کہ کہیں تمہیں کسی نے دیکھ نہ لیا ہو..........میں نے کہا نہیں سحرش مجھے کسی نے نہیں دیکھا اور گھر والے بھی پرسکون سوئے ہوئے ہیں میں نے کپڑے بدل لئے ہیں ان کپڑوں کو جلانے کے بعد میں اپنے بستر پر لیٹا ہی تھا کہ تم آگئیں۔ میری باتیں وہ بڑے غور اور دھیان سے سنتی رہی اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا جیسے کسی قسم کا خوف بھی وہ اپنے اندر برداشت نہ کرنا چاہتی ہو..........سحرش میں بھی ایسی ہی کیفیت سے دو چار تھا ویسے ایک بات تو بتاؤ تمہاری ہمت و طاقت اور حوصلہ دیکھ کر کئی مرتبہ تو میں خود بھی خوف زدہ ہو جاتا ہوں کہ تم

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

عورت ہو یا کوئی اور مخلوق کسی بھی چیز سے تمہیں خوف نہیں آتا میری بات پر اس کے منہ سے ایک قہقہہ پھوٹا..........اور نجانے کتنے لمحات تک وہ ہنستی چلی گئی مخلوق اور میں..........جان..........

تمہیں پہلے دن سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اندھیرے، تنہائیاں ویرانیاں، سنسانیاں اچھی لگتی ہیں کیونکہ میں نے آنکھ بھی ایک ویرانے میں کھولی تھی مجھے بابا بتاتے ہیں کہ میری پیدائش پر ہی ماں چل بسی تھی۔

..........میری پیدائش جنگلوں میں بنی ایک جھونپڑی میں ہوئی تھی بابا نے کسی بات پر بستی والوں سے ناطہ رشتہ توڑ رکھا تھا..........دنیا والوں سے بالکل الگ تھلگ میری ماں کو لے کر رہتے تھے۔

بچپن میں ہی میں نے اندھیرے اور ویرانیاں دیکھ لی تھیں..........

اور ان اندھیروں نے میرے اندر خوف وڈر نہ بھرا تھا بلکہ حوصلہ ہمت اور طاقت بھر دی مجھے اندھیروں سے پیار ہونے لگا آج بھی ایسی ہی

کیفیت ہے حالانکہ بابا چاہتے تو گاؤں میں بھی رہ سکتے تھے لیکن ان کو پتہ نہیں انسانوں سے کیسا خوف ہے کہ مجھے انسانی نظروں سے چھپا کر رکھتے ہیں سحرش نے درخت سے ٹیک لگائے تمام کہانی سنا ڈالی اور بولی..........ارے تم نے مجھے کن باتوں میں لگا دیا ہے آؤ چھپر کنارے چلیں..........وہاں پانی کی ٹھنڈی لہروں سے کھیلتے ہیں

....

کیا۔ کیا۔ اتنی سردی..........میں ٹھنڈے پانی..........وہ مسکرائی..........سردی ہے تو پھر کیا ہوا..........محبت کرنے والوں کے سامنے یہ سب چیزیں معمولی اور حقیری سی ہوتی ہیں چلو آئیں..........وہ مجھے لئے چھپڑ کنارے چل پڑی ہم دونوں چھپڑ کنارے جا پہنچے وہ پاؤں پانی میں رکھ کر پانی سے کھیلنے لگی اور پانی کے کئی چھینٹے اس نے مجھ پر بھی ڈالے سردی سے میرے دانت تو پہلے ہی ایک سازینہ بنے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ہوئے تھے اس کے اس فعل سے میرا پورا جسم لرزنے لگا اور کانپنے لگا
.........میں نے کہا.........سحرش.....شدت سردی سے لگتا ہے ٹھٹھر
کر مر جاؤں گا.........میری بات پر اس نے عجیب نظروں سے مجھے
دیکھا اور بولی جان تم بھی دوسرے لوگوں کی طرح نکلنے لگے ہو۔
.........حالانکہ تم نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ میری ہر خوشی تمہاری ہوگی
ہاں.........لیکن.........میں نے بولنا چاہا.........تو وہ مسکرا دی
اور بولی۔ جان اپنی راہوں کو نہ بدلو.........جو راہیں مجھے پسند ہیں ان
پر چلو.........وعدہ کرو کہ ہمیشہ میرا ساتھ دو گے.........ہاں میں
وعدہ کرتا ہوں.........لیکن میں نے پھر کچھ کہنا چاہا.........تو وہ بولی
.........جان تم پانی سے خوفزدہ ہو ہاں ایسا ہی ہے میں نے کہا تو وہ
بولی ڈرپوک کہیں کے چلو لگاؤ چھلانگ پانی میں.........دیکھتی
ہوں تم میری محبت کا کیسا ثبوت دیتے ہو؟.........محبت کا لفظ سنتے ہی

میں نے چھپٹر میں چھلانگ لگا دی وہ کنارے بیٹھی ہنستی رہی اور بار بار
پانی کے چھینٹے مجھ پر ڈالتی رہی۔.........
جان یقین کرو تم بالکل ویسے نکلے جیسے میں سوچا کرتی تھی۔ اس کے
یہی الفاظ تھے جس نے مجھے والوں سے جدا کر رکھا تھا اچھا چلو نکل
آؤ باہر اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھا دیا اور میں اس کا ہاتھ
تھامے پانی سے باہر نکل آیا جسم میں ایک کپکپی طاری تھی لیکن وہ
تصورات میں بہت دور نکل گئی تھی جان میں کبھی سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ
کوئی اس قدر مجھے چاہنے والا ملے گا.........سچ پوچھیں تو تنہائیوں
سے میں بھی اکتا گئی تھی.........اکیلے میں راستے کٹھن اور دشوار گزار
دکھائی دینے لگے تھے لیکن آج میں اکیلی اور تنہا نہیں ہوں تمہارا پیار
تمہاری چاہت میرے ساتھ ہے دیکھا آج فضائیں کیسے مہک رہی
ہیں ہر چیز میری خوشیوں کی مسرت میں ڈوبی ہوئی ہے ایک وہ انسان

تھا جو مجھے اذیتوں میں دھکیلنا چاہتا تھا اچھا کیا تم نے اس کا قتل کر دیا میری راہوں کو ہموار کر دیا......... وہ وحشت پر اتر آیا تھا لیکن جان ایک بات یاد رکھنا اگر میرے علاوہ کسی اور لڑکی کو اپنی زندگی میں لانے کی کوشش کی تو تم جانتے ہو میں نہ تو موت سے ڈرتی ہوں اور نہ قتل کرنے سے میرے اعتماد کو ہمیشہ بحال رکھنا اگر ٹھیس پہنچی .... اعتماد ٹوٹا........ راہیں جدا ہوئیں تو دھرتی کو آگ لگا دوں گی تمہیں جلا دوں گی........ خود بھی جل مروں گی..... اور اسے بھی جلا دوں گی جو تمہارے نزدیک آنے کی کوشش کرے گی.........

میری محبت تمہارے لئے انمول ہے اسے وحشتوں میں نہ بدل دینا ...... ورنہ تمہیں ہر سو بکھری ہوئی انسانی جسموں کی راکھ ہی ملے گی

اتنا کہہ کر وہ کھنڈرات کی جانب چل دی اور میں سردی میں ٹھٹھرا تا ہوا بس اسے ہی دیکھتا رہا جب اندھیروں نے اسے روپوش کر لیا تو

میں گھر آ گیا جن راستوں سے چل کر گھر آیا وہ راستے پانی سے بھیگتے چلے گئے آتے ہی میں نے کپڑے تبدیل کئے اور لحاف میں گھس گیا سردی کی شدت نے مجھے بخار کر دیا.......... صبح گھر والے میری حالت پر تڑپ سے گئے کیونکہ میرا جسم سردی سے بالکل ٹھنڈا تھا انہوں نے میرے گرد کوئلے گرم کر کے رکھ دیئے اور کئی لحاف میرے اوپر دے دیئے میں تو گھر والوں کے لئے........... بہانا تلاش کر لیا تھا کہ چھپڑ کنارے چلتے وقت پاؤں پھسل گیا تھا اور میں ٹھنڈے پانی میں گر پڑا تھا لیکن ہوش بحال ہوئے تو تب......... پورا دن ایسے ہی گزر گیا........ گرم کوئلوں نے میرے جسم میں حرارت پیدا کر دی........ میں نے اپنے کمرے میں ہی فیاض کے قتل کی خبر سن لی .... لیکن چہرے پر خوفزدگی کے اثرات نمایاں نہ کئے ویسے ہی حیران و پریشان رہا دو آدمیوں نے قبرستان سے گزرتے ہوئے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

فیاض کی لاش کو ایک گڑھے میں پڑا دیکھ لیا تھا اور پھر چند لمحوں میں گاؤں میں شور برپا ہو گیا تھا کہ فیاض کا قتل ہو گیا ہے اسے مار دیا گیا ہے ایک ایک کر کے پورے گاؤں کے مرد قبرستان جا پہنچے تھے۔

وہاں جو بھی فیاض کی لاش دیکھتا تو خوفزدہ ہو جاتا ہر کسی کی زبان پر اپنی سٹوری تھی زیادہ تر لوگوں کی زبان پر یہی بات تھی کہ اسے جن بھوتوں نے مار ڈالا ہے لیکن حقیقت کا کسی کو بھی علم نہیں تھا جب لاش گاؤں لائی تو کہرام مچ گیا میرے گھر والے بھی اس کی لاش کو دیکھنے کے لئے گئے تھے اور انہوں نے ہی مجھے خبر دی تھی کہ فیاض کو جن بھوتوں نے قتل کر دیا ہے میں سن کر مطمئن تھا کہ کسی کا بھی شک مجھ پر نہیں تھا ورنہ گاؤں میں ایک نیا سلسلہ شروع ہو جاتا اور ویسے بھی میرے گاؤں والے سادہ تھے .... وہ غریب لوگ تھے اس لئے ما سوائے اسے دفن کرنے کے کچھ بھی نہ کر سکے رات گہری ہوئی تو مجھے

اپنے کمرے کا دروازہ ہلتا ہوا محسوس ہوا۔ کنڈی میں نے بند نہ کی تھی میں نے اپنا منہ بستر سے باہر نکال لیا .... میرے سامنے ایک سیاہ نقاب پوش کھڑا تھا .... سیاہ چادر میں اس نے خود کو ڈھانپ رکھا تھا اسے یک دم اپنے سامنے دیکھ کر میں ڈرا اور خوف سے کانپنے لگا خیال آیا کہ کہیں اس نے مجھے فیاض کا قتل کرتے دیکھ تو نہیں لیا تھا .... کہیں مجھے فیاض کی طرح قتل کرنے نہیں آ گیا ہے چند لمحات خوفزدہ رہنے کے بعد میں نے پوچھ لیا کون ہے؟

.... جواب میں میٹھی سی مسکراہٹ سنائی دی وہ نقاب پوش میرا کوئی دشمن نہ تھا میری اپنی سحرش تھی کیسی طبیعت ہے؟ اس نے آہستگی سے پوچھا۔

بہتر ہوں .... لیکن تم .... ہاں چند گھڑیوں کے لئے آئی تھی بابا گھر میں ہی ہے تمہاری خیریت دریافت کرنے آئی تھی جان بہت

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

شرمندہ ہوں کہ خواہ مخواہ تمہیں پانی میں کودنے کے لئے کہہ دیا پتہ نہیں کبھی کبھی ایسا کیوں ہو جاتا ہے بس جا ہتی تھی جسے میں دل کی گہرائیوں سے چاہتی ہوں وہ مجھ سے کتنا پیار کرتا ہے ایسی آزمائش میں آئندہ کبھی نہیں ڈالوں گی........ اچھا اپنا دھیان رکھو........ میں چلتی ہوں........ یہ نہ سمجھنا گھر میں پرسکون رہوں گی........ جانتے ہو کہ میرا سکون میرا اطمینان صرف تم ہی ہو........ اتنا کہہ کر اس نے آہستگی سے دروازہ کھولا اور کمرے سے باہر نکل گئی میں تجسس بھری نظروں سے بس اسے دیکھتا ہی رہا کہ کیسی نڈر اور بے خوف لڑکی ہے ذرا بھی اپنے اوپر گھبراہٹ کو سوار نہیں ہونے دیتی ہے ایک ہوا کے جھونکے کے مانند ہر لمحہ میرے تعاقب میں رہتی ہے بعض دفعہ تو گمان ہوتا ہے کہ وہ انسانوں میں سے نہیں ہے عورت خواہ کتنے ہی دل کی مضبوط کیوں نہ ہو؟........ یوں اندھیروں سے آنکھ مچولی

کرنا ویرانوں سنسانوں میں گھومنا یہ سب عورت کے بس کی بات نہیں ہوتی ہے لیکن دوسرے ہی لمحے مجھے اپنے اس خیال کو جھٹکنا پڑا .... کیونکہ مجھے ایک ایسی عورت کا واقعہ یاد آ گیا تھا جو حقیقت تھا۔ اٹل حقیقت........ جو بانجھ تھی اور ایک جوگی نے اسے منتروں میں لگا دیا تھا رات کے سیاہ اندھیرے میں وہ قبرستان میں جایا کرتی تھی بے خوف و خطر منتر پڑھا کرتی تھی لیکن جب لوگوں کو اس پر شک گزرا تو اسے قبرستان میں ہی قتل کر دیا۔

اس واقعے نے مجھے شک و وسواسات سے باہر کھینچ لیا اور تسلیم کر لیا کہ میری سحرش انسانی مخلوق سے ہے وہ بھی نڈر اور مضبوط دل کی ہے ہم دونوں پیار میں بہت آگے نکل گئے لیکن کسی کو بھی ہمارے بارے میں معلوم نہ ہو سکا کئی بار تو میں دن کی روشنی میں دیوانگی کے عالم میں کھنڈرات جا پہنچتا تھا اور اس سے جی بھر کر باتیں کر کے سکون حاصل

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

کر لیتا تھا اپنے کمرے میں لیٹے ہوئے مجھے سحرش کی تمام داستان یاد آ گئی تھی ایک ایک لمحہ ایک ایک گھڑی یاد آ گئی تھی اور میں جانتا تھا کہ جس طرح میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا وہ بھی میرے بغیر نہیں رہ سکتی محبت کی یہ آگ دونوں طرف برابر لگی ہوئی تھی ہمارا ملاپ اکثر سیاہ راتوں میں ہوتا تھا جب اس پر بے بسی اتر آئی تو وہ ویرانوں سنسانوں سے گزرتے ہوئے میرے کمرے تک آ پہنچتی تھی اور جب مجھے بے بسی ڈسنے لگتی تو میں ہر چیز سے بے نیاز ہو کر اس کے گھر تک جا پہنچتا تھا........اور اسے دیکھ کر آنکھوں کی پیاس بجھا لیتا تھا لیکن

.........آج اس کی بکھری حالت مرجھایا پن لبوں پر طاری طویل خاموشی نے مجھے لرزا کر رکھ دیا تھا تبھی کھنڈرات جا پہنچا تھا اور اس نے مجھے کڑے امتحان میں ڈال دیا تھا مجھے اس کو حاصل کرنا تھا ہر حال میں اپنانا تھا اس امتحان میں پورا اترنا تھا میں نے اس کا دیا ہوا کاغذ کھول

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

دیا ایک بھیانک سی شکل والے انسان کی تصویر اس کاغذ میں تھی جس کے تن پر کپڑے بھی نہ تھے اور سر کے بال بھی ایسے تھے جیسے ایک دوسرے سے الجھے ہوئے سانپ نہیں نہیں یہ سحرش کے باپ کو اغوا نہیں کر سکتا یہ تو خود دنیا سے بیزار انسان ہے فقیروں سے بدتر حال ہے یہ بھلا ایک وجیہہ اور دلیر انسان کو اغوا کیسے کر سکتا تھا تصویر دیکھ کر میں ٹھٹکا کر رہ گیا سحرش نے غلط تصویر دے دی ہے۔ حالانکہ تصویر میں ہیبت ناک چہرہ ہونا چاہیے تھا جس کے کندھے پر لٹکی ہوئی بندوق ہوتی آگے پیچھے اردگرد محافظ ہوتے مجھے سحرش سے جا کر تصدیق کرنی چاہیے تصویر دیکھ کر میں الجھنوں میں پھنسا دوبارہ گھر سے باہر نکل گیا میرا رخ کھنڈرات کی جانب تھا لیکن وہ مجھے قبرستان میں ہی ایک درخت کی اوٹ میں بیٹھی دکھائی دی..........سحرش.........میں نے اسے پکارا اداسیوں غموں اور دکھوں بھرا چہرہ اس نے اوپر اٹھایا

اسکی آنکھیں آنسوؤں سے ترتھیں میں تڑپ سا گیا میں نے آج سے قبل کبھی بھی اسے ایسی خستہ اور گری ہوئی حالت میں نہ دیکھا تھا نظریں آسمان کی طرف کر کے اس نے گہری سانس لی تم گئے نہیں ابھی تک وہ میرے بابا کو مار دے گا دکھ میں لپٹی آواز مجھے سنائی دی میں غمگین سی صورت کے ساتھ ہی اس کے قریب جا بیٹھا اور کاغذ اس کی جانب بڑھا دیا سحرش یہ شخص جو اپنی زندگی سے بیزار ہے تمہارے بابا کو کیسے اغوا کر سکتا ہے لگتا ہے پریشانی میں تم نے مجھے غلط تصویر دی ہے میری بات پر اس نے گہری نظروں سے اس تصویر کی جانب دیکھا یہی وہ بے غیرت انسان ہے جس نے میرے بابا پر اپنی گرفت ڈالی ہے دیکھنے میں ایسا ہے لیکن اسکے کارنامے بہت گھناؤنے اور خطرناک ہیں راحت اگر میرے بابا کو کچھ ہو گیا تو میں خود کو آگ لگاؤں گی اس نے بے بسی کے عالم میں کہا لگتا ہے تم مجھ سے سچا پیار نہیں کرتے ہو۔

اگر سچا پیار کرتے تو کبھی میرے پاس نہ آتے بلکہ رات کی تاریکی میں دور بہت دور نکل گئے ہوتے.........نہیں سحرش ایسی بات نہیں ہے اگر پیار نہ ہوتا تو سرد اور تاریک راتوں میں کبھی نہ تم سے ملنے آتا ....تمہاری تڑپ میری بے بسی بنتی جا رہی ہے صرف ایک بار مسکرا دو میری بات پر اس نے ایک مرتبہ پھر ایک سرد آہ بھری تجھے میرے لبوں کی مسکراہٹ دیکھنی ہے شاید تمہیں میرے دل کی اذیت آنکھوں کی بہتی ندیاں چہرے کی ویرانی دکھائی نہیں دے رہی میں نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ کامیاب لوٹو گے تو مجھے دلہن کے روپ میں مسکراتا ہوا دیکھو گے جاؤ خدا کے لئے جاؤ.........وہ سیاہ پہاڑوں میں چھپا بیٹھا ہے وہ بہت ظالم اور کمینہ انسان ہے میرے بابا کو مار دے گا میں خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا میرا رخ گاؤں کی طرف نہ تھا انجان اور ویران کٹھن اور دشوار گزار راستوں کی جانب ہو گیا مجھے گھر

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

والوں سے کیا کام تھا مجھے تو اپنی سحر کے آنسو اس کی بے بسی اس کی اداسی اور اسکی غمگین صورت عزیز تھی مجھے اس کے لئے کچھ بھی کر گزرنا تھا میں رات بھر اس سمت چلتا رہا جس سمت میری سحرش نے مجھے کہا تھا مجھے کالے پہاڑوں تک پہنچنا تھا اس کے بابا کو چھڑا کر لانا تھا اس کے لبوں پر مسکراہٹ دیکھنی تھی میں چلتا ہی رہا۔ سورج کی لو پھوٹنے سے پہلے ہی میں کئی گاؤں کراس کر چکا تھا میرا رخ ان پہاڑوں کی جانب تھا جن میں وہ خبیث انسان چھپا بیٹھا تھا۔..........

میں نے چلتے چلتے عہد کر لیا تھا کہ نہ صرف سحرش کے باپ کو زندہ وہاں سے لاؤں گا بلکہ اس خستہ حال بابے کو بھی کھینچتا ہوا لاؤں گا تا کہ سحرش اپنے ہاتھوں اسے اذیت کی موت دے سکے.........لیکن ایک انجانا سا خوف بھی تھا کیونکہ تہی دامن تھا..........نہ ہتھیار اور نہ ہی اپنے دفاع کے لئے کوئی آلہ تھا..........لیکن ایک جذبہ تھا محبت کا

جذبہ..........سحرش کو اپنانے کا جذبہ..........اسے دلہن کے روپ میں دیکھنے کا جذبہ اور یہی ایسا جذبہ تھا جو مجھے ہوا کے جھونکوں کی مانند آگے ہی آگے لے جا رہا تھا..........میں نے کسی کو بھی دل کی بات نہ بتائی کہ میں کس وجہ سے محوسفر ہوں کیوں کہ خاردار راہوں کا انتخاب کیا ہے کیوں ایک بہت بڑے گروہ سے ٹکراؤ کرنا چاہتا ہوں خاموشی سے اپنی منزل کی جانب رواں دواں رہا۔ چند دنوں میں ہی میری حالت بالکل بدل سی گئی شیو بڑھ گئی سر کے بال الجھ گئے کپڑے میلے ہو گئے اور مناسب خوراک اور لمبی مسافتوں کی بدولت جسم بھی صحت مند نہ رہا میں تھک ہار کر ایک درخت کے تنے کے ساتھ بیٹھ گیا اور آگے کی طرف گہری نظروں سے دیکھنے لگا منزل کا نام و نشان تک نہ تھا میرے پاؤں آگے بڑھنے سے انکاری ہونے لگے لیکن پیار کی تڑپ میرے ارادوں کو تقویت بخشتی رہی میری سانسیں تو سحرش کے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

نام سے مہکتی تھیں خون کی گردش اسی کے پیار سے رگوں میں دوڑیں لگا رہی تھی ورنہ میں کبھی بھی ان دشوار گزار راستوں اور گھناؤنی منزل کا تعین نہ کرتا.......... کتنا حسن دیا تھا خدا نے اسے ایسے جیسے وہ پرستان سے اتری ہوئی پری ہو.......... جس نے اپنی پسندیدگی کے لئے صرف مجھے منتخب کیا تھا یا صرف وہ میرے لئے ہی اتری تھی انہی سہانی سوچوں کے ساتھ میں آگے چل پڑا.......... کئی دنوں کی لمبی مسافت کے بعد مجھے پہاڑوں کا سلسلہ دکھائی دیا آسمان کی وسعتوں کو چھوتے ان پہاڑوں نے مجھے تجسس میں ڈال دیا.......... مجھے یوں دکھائی دینے لگا جیسے کسی انجانے ان دیکھے سائے میرے تعاقب میں ہوں۔ یہ میرا وہم نہ تھا.......... حقیقت تھی .... ایک ٹھوس حقیقت.......... مجھے واقعی دور سے دکھائی دینے والے پہاڑوں میں چلتی پھرتی عجیب الخلقت مخلوق دکھائی

دینے لگی تھی اور پھر یک دم خوف و ڈر سے میں اچھلا.......... دل کی دھڑکنیں جیسے بند ہونے لگیں.......... میرے قریب ہی دھوئیں کا گہرا الاؤ اٹھنے لگا.......... ایسے جیسے دھرتی کا پھٹنے لگی ہو .... تیز طوفان بھپرنے لگے ہوں.......... وہ صرف دھواں نہ تھا بلکہ عجیب و غریب دل و دماغ کو زہر آلود کرنے والی بدبو اس میں شامل تھی دھواں میرے گرد گھومنے لگا.......... دھوئیں کو دیکھتے ہی میری آنکھیں دھندلانے لگیں میرا دماغ چکرانے لگا.......... میری سانسیں الجھنے لگیں.......... اور آہستہ آہستہ میرا دم گھٹنے لگا .... میری سانسیں میرا ساتھ چھوڑنے لگیں.......... میں اپنی بند ہوتی آنکھوں سے دھوئیں کے پار دیکھنے کی کوشش کرتا رہا.......... لیکن دھواں میرے گرد ایک خول بنا چکا تھا اور پھر مجھے یوں دکھائی دینے لگا جیسے میں کسی گہری کھائیوں میں گرتا جا رہا ہوں جو

عکس میرے پاس کاغذ پر موجود تھا وہی چہرہ میری نظروں کے سامنے تھا وہی بوڑھا، وہی شکل، وہی حلیہ ایک مرتبہ تو مجھے اس سے گھن سی آنے لگی لیکن اسے برداشت کرنا پڑا مجھے دیکھتے ہی وہ بوڑھا ہنسا اور ہنستا ہی چلا گیا میں حیران نظروں سے اسے دیکھنے لگا وہ بوڑھا ضرور تھا لیکن اس کے قہقہے بوڑھوں والے نہ تھے۔

بلکہ اس کے بازوؤں میں مجھ سے زیادہ طاقت تھی ہنستے ہنستے اس نے ایک پتھر پر پاؤں مارا تو پتھر ذروں میں بٹ گیا ایسے جیسے کوئی کمزور شیشہ ٹوٹتا ہے اس میں سے دھواں ابھرنے لگا لیکن وحشتوں بھرا ہیولہ بنا ایک خوفناک جن میری نظروں کے سامنے ظاہر ہوا۔ میں مجسمہ پتھر بنا اسے دیکھتا رہا حکم میرے آقا.........وہ اس بوڑھے کے آگے جھکتے ہوئے بولا یہ نوجوان ہزاروں میل کی مسافت طے کر کے ہم سے مقابلہ کرنے آیا ہے۔ بوڑھے نے حقارت کی نگاہ مجھ پر ڈالتے

ہوئے کہا دیکھو تو سہی کتنا بہادر سمجھتا ہے اپنے آپ کو اس بوڑھے کی بات نے مجھے بوکھلا سا دیا کہ اسے کیسے پتہ چل گیا کہ میں ہزاروں میلوں کی دوری سے اسے تلاش کرتا ہوا یہاں تک آیا ہوں کیا یہ بوڑھا جادوگر تو نہیں میری سوچ پر وہ ہنسا اور بولا بچے میں جادوگر ہی ہوں بہت بڑا جادوگر تم جاننا چاہتے ہو ناں کہ تم کسے بچانے اور چھڑانے آئے ہو ابھی تمہیں سب کچھ دکھاتا ہوں ساتھ ہی جادوگر جن سے بولا۔ جس کے لئے یہ آیا ہے اسے لاؤں یہاں.........تا کہ اسے اصل حقیقت بتا دوں جو حکم میرے آقا.........جن نے کہا اور دوبارہ دھواں کے ہیولہ میں تبدیل ہو کر غائب ہو گیا میں اس کے دوبارہ آنے کا منتظر تھا اور اس لمحے یوں لگ رہا تھا جیسے میں نے یہاں آ کر زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے لیکن نہیں میں نے غلطی نہیں کی ہے مجھے سحر کو اپنانا ہے اپنے وعدے کو پورا کرنا ہے میں اس

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

بوڑھے کا خاتمہ کروں گا۔ ہاں اس کا خاتمہ کروں گا اسے ہمیشہ کے لئے ختم کردوں گا میں اپنی سوچوں کو تقویت دینے لگا کہ یک دم وہی جن دوبارہ حاضر ہوا اس کے ہاتھوں میں اس جیسا ایک اور جن تھا جو خونی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا اس بوڑھے نے ایک گہری نظر اس پر ڈالتے ہوئے مجھ سے کہا۔ جانتے ہو یہ کون ہے نہیں تم نہیں جانتے۔ میں بتاتا ہوں تمہیں۔ یہ ایک باغی جن ہے سحر کا باپ ہے

ک۔کیا......میں بوڑھے کی بات پر چونکا ہاں یہی حقیقت ہے جس سے تم محبت کرتے ہو وہ انسان نہیں اس کی بیٹی ہے ایک جن زادی ہے اور یہ جن ایک قاتل ہے میرے بیٹے کا قاتل میرے خاندان کا قاتل منتروں کے دوران اس نے میرے خاندان کو ایک ایک کرکے ختم کردیا تھا کہ میں اپنے منتروں کو چھوڑ دوں لیکن میں نے خاندان کو قتل تو کروالیا لیکن منتر نہ چھوڑے تب سے یہ بھاگ نکلا تھا۔

ساتھ بیٹی کو بھی لے گیا تھا.........میں نے اس کا ہر سو پیچھا کیا ....لیکن یہ وہ ملک چھوڑ چکا تھا جہاں میں رہتا تھا مجھے پتہ چلا تو میرے جن مجھے اس ملک میں لے آئے اسے پتہ چلا تو اس نے دوڑ لگا دی پھر مجھے پتہ چلا کہ وہ فلاں جگہ ہے لیکن اس کی بیٹی کسی محفوظ ہاتھوں میں ہے کسی بزرگ کے حصار میں بند ہے سو میں نے اپنے خاندان کے قاتل جن کو اٹھوالیا.........بس یہی کہانی تھی میری.........اور اس جن کی.........اور شاید تمہاری بھی۔

بوڑھے کی باتوں نے مجھے نہ صرف حیران و پریشان کردیا بلکہ میں سوچوں میں بھی الجھ گیا تھا کہ کیا جس سے میں پیار کرتا ہوں وہ انسان نہیں ہے جن زادی ہے.........میرے دل کے ایک کونے سے آواز آئی کہ راحت وہ چاہے انسان ہے یا جن زادی تمہاری محبت ہے اور اس کی محبت بھی صرف تمہارے لئے ہے وہ تمہارا انتظار کررہی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ہے اسے تمہاری محبت پر اعتماد ہے اور جس کے لئے تم ہزاروں میل پیدل چل کر ان پہاڑوں پر آئے ہو گیا نا کام واپس جاؤ گے ہرگز نہیں۔تم نے اس کو اپنانا ہے ہاں اپنانا ہے۔..........تب میں بوڑھے کے قدموں میں بیٹھ گیا اس کے سامنے ہاتھ باندھ دیئے اور کہا۔بابا جی۔یہ قاتل ہے باغی ہے جو بھی ہے اسے معاف کردو۔ آپ کا خاندان اب واپس تو نہیں آسکتا ہے اگر آپ نے طیش میں آ کر اسے جلا دیا تو یہ مر جائے گا اگر یہ مر گیا تو اس کی بیٹی مر جائے گی اگر اس کی بیٹی مر جائے گی تو میں بھی زندہ نہیں رہ پاؤں گا کیونکہ مجھے اس سے محبت ہے۔اسے اپنانا ہی میری زندگی کی خواہش ہے اور وہی میرا سب کچھ ہے میری بات سن کر بوڑھا طیش میں آگیا۔

..........اور چیختے ہوئے بولا..........بچے تم نے دو لفظوں میں کہانی ختم کر ڈالی ہے لیکن میری کہانی دو لفظی نہیں ہے اس باغی جن کو

پکڑنے کے لئے مجھے کئی ملکوں، شہروں، جنگلوں، پہاڑوں، بیابانوں، میں جانا پڑا ہے اپنی زندگی اس کے پیچھے تباہ کر بیٹھا ہوں اور جب پکڑا ہے تو تم اس کے ہمدرد بن کر آگئے ہو۔..........بوڑھے کی بات نے مجھے سر سے پاؤں تک ہلا دیا تب میں نے کہا میں آپ کے پاؤں میں گر پڑتا ہوں اس کی سزا مجھے دے لو..........لیکن اسے کچھ نہ کہنا..........ورنہ میری محبت مجھ سے بچھڑ جائے گی وہ بوڑھا نہ مانا..........اور شاید نہ اس نے ماننا تھا مجھے غصہ آگیا میں یک دم اٹھا پتھر میرے ہاتھ میں تھا میں نے زور سے اس کے سر پر دے مارا۔اور پھر کئی پتھر اس کے سر پر مارے وہ تڑپ تڑپ کر اپنی جان دے بیٹھا اس کے مرتے ہی ایک بڑا طوفان اٹھا ایسا طوفان جسے میں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔یوں لگتا تھا جیسے آج یہ طوفان ہر چیز کو فنا کرتا ہوا گزر جائے گا شاید یہ طوفان جنات کی آزادی کا تھا جو جنات

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اس کی قید میں تھے سب آزاد ہو گئے تھے میں نے اس طوفان میں خود کو ہواؤں میں اڑتا ہوا دیکھا اور جب ہوش آیا تو میری سحر میرے سامنے کھڑی تھی اس کے لبوں پر خاموشی نہ تھی مسکراہٹ تھی۔ چہرے پر اداسی نہ تھی بلکہ کہکشاؤں کا رقص تھا۔ جو جن زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا وہ بھی پاس کھڑا تھا میرے راجہ.........سحر بولی۔ دیکھو میں دولہن بنے آپ کی منتظر ہوں اپنا لو مجھے مجھے اپنانے میں آپ کو کسی بھی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا میں بہت خوش ہوں کہ آپ نے میرے چہرے پر خوشیاں بکھیر دیں لبوں پر مسکراہٹ بکھیر دی میں نے سحر کا ہاتھ تھام لیا کہ یک دم وہ جن بولا.........نہیں ایسے نہیں۔ پہلے تمہیں میری ایک شرط ماننی ہو گی کیسی شرط میں چونکتے ہوئے بولا۔ تمہیں ہمارے ساتھ ہماری دنیا میں جانا ہو گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے میں چیختے ہوئے بولا۔ میں اپنوں کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں میرے راجہ سحر

بولی۔ کیوں نہیں ہو سکتا میرے لئے تم جنگلوں پہاڑوں تک جا سکتے ہو تو اپنوں کو نہیں چھوڑ سکتے نہیں جان میں ایسا نہیں کر سکوں گا میں نے دوبارہ کہا تو اس کی آنکھوں میں ساون بھادوں برسنے لگا۔ وہ رونے لگی پتہ نہیں کیا وجہ تھی کہ اس کا رونا مجھ سے برداشت نہیں ہو پاتا تھا میں نے اسے تھام لیا اور کہا نہیں جان اب رونا نہیں ہے میں نے اپنی زندگی تمہارے نام کر دی ہے جہاں تم ہو گی وہاں میں ہوں گا اتنا کہنا ہی تھا کہ ویسا ہی طوفان دوبارہ ابھرا اور کچھ پتہ نہ چلا کہ میں کہاں ہوں جب ہوش آیا تو عجیب سے ویرانے، عجیب دنیا میں تھا۔

یہ ایک بہت بڑی کالی بستی تھی یہاں بسنے والے بھی سب کالے اور ہیبت ناک شکلوں والے تھے۔ ان میں صرف ایک میری سحرش ہی تھی جو چاند کا ٹکڑا تھی۔ جو مہکتی خوشبو تھی صرف اپنی سحرش کی خاطر مجھے ان جناتی دنیا میں رہنا تھا دوسری شام ہی میرے اور سحرش کی شادی کا

اعلان کر دیا گیا میں بہت خوش تھا کہ جسے میں عرصہ دراز سے چاہتا آیا ہوں وہ ہمیشہ کے لئے میری ہونے والی ہے میری خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا خوشی و مسرت سے میرا پورا پورا ناچ رہا تھا پھر وہ لمحہ بھی آ گیا جب چاند کا وہ ٹکڑا میرے آنگن میں آ کر میرے دل و روح کو چمکا گیا عجیب سی طرز سے ہمارا نکاح ہوا اس نکاح میں پوری رات جشن ہوتے رہے پھر کئی دن تک میں اس جناتی بستی میں رہا اتنے دن گزرنے کے بعد مجھے اپنوں کی یاد ستانے لگی گھر بار بہن بھائی یاد آنے لگے تب ایک روز میں نے سحر سے واپسی کو کہا تو وہ بولی تم نے یہاں رہنے کا وعدہ کیا ہوا ہے میں نے کہا میں اپنا وعدہ توڑتا ہوں میں یہاں نہیں رہوں گا میں اپنوں میں جاؤں گا یہ کہتے ہی میں اپنے ملک کا سفر کرنے کے لئے چلا تو اس نے میرا بازو پکڑ لیا اور کہا جان تم میرے لئے سب کچھ کر سکتے ہو تو کیا میں تمہارے لئے اپنے باپ کو

نہیں چھوڑ سکتی اپنی بستی کو نہیں چھوڑ سکتی میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی۔ ہم دونوں مسکرا دیئے اور پھر کچھ ہی لمحات میں ہم اپنے گاؤں اپنوں میں آ گئے............☆☆☆

﴿ختم شد﴾

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM